



دفترا مقام معظم رهبری
www.leader.ir

ربر معظم كا ملك كے صوبائى گورنروں سے خطاب - 27 / Feb / 2006

بسم الله الرحمن الرحيم

دوستو اور بھائیو! خوش آمدید!

اصل اور بنیادی امر یہ ہے کہ صوبائی گورنر اپنی اہمیت سمجھیں اور پورے وجود کے ساتھ اپنے فرائض منصبی کا احساس کریں، میرے خیال میں گورنر صوبائی سطح پر صدر کی حیثیت رکھتا ہے اسے یہ کہنے کا حق نہیں کہ فلاں شعبہ نے اپنی ذمہ داری نہیں نبھائی جس کی وجہ سے فلاں پروجیکٹ پر کام پیچھے رہ گیا ہے جی نہیں، گورنر کو وفاقی حکومت سے رابطہ کر کے ایسا پروگرام ترتیب دینا چاہئے جس سے ہر شعبہ میں ترقی کی راہ ہموار ہو سکے۔ گورنر کو خود عمل کے میدان وارد ہونا چاہیے، ہمارے نزدیک مضبوط یا کمزور گورنر کا معیار یہ ہے کہ ایسا گورنر جو ہر رفتہ صوبائی حکام کی میٹنگ بھی بلائے، دیگر امور بھی انجام دے لیکن اس سب کے باوجود صوبہ کے امور میں کوئی پیشرفت نہ ہو (چاہے ان کا تعلق کسی مرکزی وزارت، مثلاً ٹرانسپورٹ یا توانائی کی وزارت سے ہو) ہم ایسے گورنر کو کمزور گورنر سمجھتے ہیں ہمارے نزدیک معیار یہ ہے، سب سے اہم بات یہ ہے کہ گورنر کو اپنی اہمیت اور اپنے فرائض منصبی کا اچھی طرح احساس ہونا چاہئے۔

دوسری بات جس پر توجہ کی ضرورت ہے یہ ہے کہ اس وقت ملکی حالات ترقی کے لئے موزوں ہیں۔ بحمد اللہ ملک میں امن وامان ہے، عوام آمادہ و تیار ہیں، لوگوں کے دلوں میں امیدیں ٹھاٹھیں مار رہی ہیں۔

الحمد للہ! اس وقت عوام خود کو وفاقی حکومت سے وابستہ تصور کر رہے ہیں اور گویا ایک قسم کی امید لئے حکومت سے کہہ رہے ہیں کہ آپ قدم اٹھائیے ہم تیار ہیں (جب ذمہ داریاں تقسیم کر کے دیکھا جاتا ہے تو نچلی سطح پر حکام میں سب سے پہلے گورنر آتے ہیں) لوگ تیار ہیں، حالات موزوں ہیں، حکومتی طریقہ کار اچھا ہے، صدر محترم کی حالیہ گفتار و کردار نے بہت اچھا ماحول فراہم کر دیا ہے، حقیقت میں لوگوں کے دلوں میں امیدیں جاگ اٹھیں ہیں آپ کسی بھی ایسے شعبہ کا دورہ کلیجئے جہاں عوام کی آمد و رفت زیادہ ہے آپ محسوس کریں گے (اور میں خبر رکھتا ہوں) کہ اس دوران ان کی شکایات میں کمی آئی ہے مطلب یہ نہیں ہے کہ ان کے سارے مسائل حل ہو گئے ہیں مسائل جتنے بھی کم ہو گئے ہوں اتنے بھی کم نہیں ہوئے کہ لوگوں کو کوئی شکایت ہی نہ ہو جی نہیں! بلکہ انہیں امید ہو گئی ہے۔ امید کا بڑا اثر ہے، لوگوں کو محسوس ہوتا ہے کہ بہتری آرہی ہے۔



برادران عزیز! انقلاب کی آمد سے ہی ہمارے ملک کو متعدد چیلنجوں کا سامنا رہا ہے ، اب بھی ہے اور مزید رہے گا۔ یہ سوچنا صحیح نہیں ہے کہ یہاں اسلامی جمہوری نظام اپنے اصولوں اور معیاروں کے مطابق قائم رہے اور دوسری طرف ان اصولوں کی سو فیصد مخالف تسلط پسند طاقتیں آرام سے بیٹھی رہیں، نہ صرف یہ کہ ہمارے ساتھ کوئی زیادتی نہ کریں بلکہ اپنا تعاون بھی دیتی رہیں ، ایسی توقع بے معنی ہے! ایسی توقع بالکل نہیں رکھنی چاہئے، بین الاقوامی سطح پر عدل و انصاف، روحانیت، دین، معنویت اور اخلاق کی سمت رجحان ہمارا حکومتی اصول ہے، یہ اسلامی جمہوریہ کے اصول اور معیار ہیں۔ ظاہر سی بات ہے کہ جب آپ کے اسلامی انقلاب کی بنیاد ہی سامراجی طاقتوں سے مقابلہ پر استوار ہے تو دنیا کے متکبرین آپ کے ساتھ کوئی سمجھوتہ کرنے والے نہیں ہیں یہیں سے چیلنج شروع ہوتا ہے۔ انقلاب کی آمد سے ہی ہمیں اس چیلنج کا سامنا ہے اور جب تک انہیں مایوسی نہیں ہوتی ہمیں اس کا سامنا کرنا ہوگا آپ خود اور اپنے ملک کو اتنا آگے لے جائیے کہ دشمن مایوس ہو کر بیٹھ جائیں۔ آپ کے سامنے چیلنج تب بھی رہیں گے لیکن اتنے شدید نہ ہوں گے لہذا ہمیشہ یہ مد نظر رکھیے کہ آپ توسیع پسندوں سے مقابلہ اور چیلنجوں کا سامنا کر رہے ہیں اس فکر کے مطابق اقدامات اٹھائیے۔

ہمارا نظام جن لوگوں کا اصل مخالف ہے ان کا فائدہ کس چیز میں ہے؟ ایران میں اسلامی جمہوری نظام کے ہوتے ہوئے امریکہ یہاں کیسے حالات دیکھنا چاہے گا؟ اسے اختلاف ڈالنا، عوام کا آپسی اتحاد توڑنا اور ملک کی سائنسی پیشرفت روکنا اچھا لگے گا۔ اسلئے کہ ہر ملک کی معاشی، سیاسی، عسکری اور نفسیاتی پیشرفت کاراز سائنسی ترقی پر ہی استوار ہوتا ہے۔ ہم برسوں سے اسی سمت میں قدم اٹھا رہے ہیں اور خوب و قابل قبول حد تک آگے بڑھ رہے ہیں اگرچہ وہ اس سلسلہ کو روکنا چاہتے ہیں اس لئے کہ ان کا فائدہ عوام کی خدمت کا سلسلہ روکنے میں ہے۔ عوام کی خدمت ہمارے ملک میں ایک نعرہ کے بطور متعارف ہوئی اور اب ایک اصول بن چکی ہے موجودہ حکومت نے بھی اسی اصول کی بنیاد پر اقتدار سنبھالا ہے۔ دشمن عوامی خدمت کا سلسلہ بند کرنا چاہتا ہے۔ دشمن امن و امان کی صورتحال خراب کرنا چاہتا ہے آپ کے پاس بھی رپورٹیں ہوں گی ہمیں بھی بے شمار رپورٹیں ملی ہیں کہ دشمن کس کس راستہ سے امن و امان کی صورتحال خراب کرنا چاہتا ہے۔ وہ حکومت کو سیاسی کشمکش اور پارٹی بازی میں الجھائے رکھنا چاہتا ہے، عوام کو مایوس کرنے میں ہی اس کا نفع ہے، اس کا مفاد انقلابی نعروں اور انقلابی راہ پر سے عوام کا اعتماد ختم کرنے میں ہے، عوام کے حوصلے پست کرنا چاہتا ہے۔ یہ سب واضح ہے، ہمارے پاس کوئی رپورٹ نہ بھی ہو تب بھی ہمیں پتہ ہے کہ ہمارے خلاف محاذ کھڑا کرنے والے امریکیوں اور صہیونیوں کے مفادات کس چیز میں ہیں اور الگ سے ملی رپورٹیں بھی تصدیق کر رہی ہیں کہ یہ لوگ یہی چاہتے ہیں۔

آپ صوبہ کے صدر ہیں۔ ان مسائل سے نپٹنے کا طریقہ کیا ہوگا یہ بنیادی چیز ہے۔ آپ کی ترجیحات اور طرز عمل کی بنیاد انہیں مسائل پر توجہ ہونی چاہئے ابھی گورنر حضرات اور صدر محترم نے اچھی باتیں کہی ہیں اب آپ کیا کرنا چاہیں گے اسے عملی طور پر ثابت کیجئے البتہ عمل سے پہلے طے کر لیجئے، اس کے بعد جس کام میں ہاتھ ڈالئے اسے ادھورا مت چھوڑئیے ، اس کی اہمیت کم مت سمجھئے، تھکن کا احساس مت کیجئے۔ وقت بہت جلدی گذرتا ہے دیکھ لیجئے کہ آپ کو عہدہ سنبھالے چھ مہینے ہو گئے ہیں چار سالہ دور میں سے چھ ماٹھ مہینے



گذرنے کا مطلب اٹھ حصے گذر گئے ہیں اور سات باقی بچے ہیں وہ بھی اسی سرعت سے گذر جائیں گے۔ کوشش یہ کیجئے کہ اس مدت میں ایسے پروجیکٹ شروع کیجئے جنہیں جاری رکھنے پر خود آپ کو خوشی محسوس ہو اور آپ کے آئندہ کے کام آسان ہو جائیں اور اگر آپ کی مدت ختم ہونے پر کوئی دوسرا آپ کی جگہ لے تو آپ کی کارکردگی دیکھ کر زبان سے نہ سہی دل سے تعریف کرے کہ کتنا اچھا گورنر یہاں رہا ہے جس نے اتنے اچھے کام کیے ہیں جنہیں ہم جاری رکھ سکتے ہیں۔ اس طرح قدم اٹھائیے۔

میری نظر میں آپ امن و امان کی صورتحال پر خصوصی توجہ دیجئے۔ عوام کی خدمت اور انہیں راضی رکھنا بہت ضروری ہے۔ صدر محترم اور ان کی کابینہ کے صوبائی دورے بہت اچھی چیز ہے۔ عوام کے درمیان جا کر براہ راست ان کی گفتگو سننے سے ان کی خدمت کرنے والے کو خوب حوصلہ ملتا ہے لیکن اس ذیل میں دو باتوں کا خیال رکھئے گا کبھی کوئی غیرسنجیدہ بات کہہ کے عوام میں پوری نہ ہو سکے والی یا دیر سے پوری ہونے والی امیدیں پیدا نہ کیجئے گا جس سے انہیں آپ کے قول و فعل میں تضاد نظر آنے لگے۔ دوسری بات یہ کہ عوام تک اپنی خدمات پہنچانا اور ان کے مسائل کا فوری حل گویا درد ختم کرنے والی دوا ہے اس کی وجہ سے آپ بنیادی کاموں سے غافل مت ہو جائیے گا۔ دونوں ضروری ہیں یہ بھی نہیں ہونا چاہئے کہ ہم بنیادی کاموں میں لگے لگے عوام کے روز مرہ کے مسائل بھول جائیں (یہ بہت خطرناک چیز ہے) اور یہ بھی نہیں ہونا چاہئے ہم فی الفور ضروری خدمات میں ایسے محو ہو جائیں کہ طویل المیعاد ضروریات اور منصوبے یاد نہ رہیں۔ دونوں جانب توجہ ضروری ہے۔

رفتار و گفتار میں انصاف، تواضع اور عوامی رکھ رکھاؤ کا خیال رکھئے۔ حضرات! عوام کے ساتھ گھل مل جائیے، ان سے تواضع وانکساری سے پیش آئیے، ضرورت پڑے تو ان کے گھروں تک جائیے۔ آپ پر گورنری کا نشہ نہ طاری ہو! یہ بہت ضروری ہے۔ لوگ جب یہ دیکھیں گے کہ آپ ان کے اپنے ہیں تو آپ کی گورنری کی ہیبت زیادہ قائم ہوگی۔ یہ کبھی نہ سوچئے گا کہ عوام سے کٹے رہنے سے ان پر آپ کی ہیبت بیٹھ جائے گی۔ حکام کی ہیبت ہونی چاہئے لوگ انہیں کچھ سمجھتے رہیں لیکن یاد رکھئے ہیبت آپ کی ایمانی رفتار و گفتار سے پیدا ہوگی جب آپ ایماندار ہیں، ذاتی مفادات کے پیچھے نہیں ہیں، اپنا آرام و آسائش لوگوں کے آرام و آسائش پر قربان کر رہے ہیں، خلوص کے ساتھ مصروف عمل ہیں تو خدا بھی لوگوں کے دلوں میں آپ کی محبت اور ہیبت ڈال دے گا۔ میں نے خود دیکھا ہے کہ جو حکام اس خیال سے عوام سے دور رہتے ہیں کہ اس سے ان کی ہیبت قائم رہے گی لوگ انہیں قطعی اہمیت نہیں دیتے، عوام میں ان کی کوئی عزت نہیں ہوتی۔ لہذا عوام کے ساتھ ساتھ رہیے۔

مخلص اور باصلاحیت لوگوں سے غفلت نہ برتنے گا۔ ملک بھر میں ایسے لوگ موجود ہیں جن میں خلوص بھی ہے اور صلاحیت بھی، لیکن ہم وفاق والے شایدان سے بے خبر ہیں۔ ایسے افراد کی خدمات حاصل کیجئے۔ نظام اور حکومت کے بنیادی اہداف و مقاصد یعنی ویژن ڈاکومنٹ اور پانچ سالہ منصوبہ کو مد نظر رکھئے، آپ کے لائحہ عمل میں دونوں کا عکس نظر آنا چاہئے۔ انہیں کے دائرہ میں اقدامات اٹھائیے۔



میری نظر میں ہر کام کی بنیاد خلوص، نیک نیتی، خدا سے ارتباط، اور اپنے اندر معنویت کی تقویت پر استوار ہونی چاہیے۔ میرا اعتقاد ہے کہ عوامی خدمت پر کاربند شخص خدا سے اپنا رابطہ قائم رکھے تو خدا بھی اسکی مدد کرتا اور اس کے لئے نئی راہیں کھولتا ہے، اسے فرائض منصبی کی انجام دہی کی توفیق کرامت فرماتا ہے۔ ایسا ہو کہ جب دوسری بار آپ سے ملاقات ہو تو آپ کہیں کہ ہم نے یہ کارنامہ انجام دیا ہے، یہ عظیم قدم اٹھایا ہے، اس قدر ترقی کی ہے۔

خدمت کے مواقع فراہم ہیں اور آپ خدمت پر کاربند! کمربت باندھئے، دشمن سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں، دشمن سے مراد وہی ظاہری طور پر متحد اور اندرونی پرمتفرق محاذ ہے، بھیڑیے اور کتے کبھی متحد نہیں ہوتے، ان بھیڑیوں اور کتوں نے امت مسلمہ کے خلاف ایک متحدہ محاذ کھڑا کر رکھا ہے لیکن حقیقت میں جس طرح ان کے جسم جدا ہیں اس طرح دل بھی ایک دوسرے سے الگ ہیں ظاہر میں انہوں نے اسلام اور ہمارے ملک میں اسلام کے سربلند پرچم کے خلاف محاذ قائم کر رکھا ہے۔ ان سے نہ ڈریئے، ان سے مرعوب نہ ہوئیے۔ یہ کچھ نہیں کر سکتے جب تک ہم صراط مستقیم پر قائم و دائم ہیں یہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ ان کی پالیسیاں یہی ہیں جو آپ دنیا میں دیکھ رہے ہیں سب کی سب ناکام ہو چکی ہیں۔

آپ ملاحظہ کیجئے کہ امریکیوں کے خیال میں عراق میں اختلافات کی آگ بھڑکا کر اور عوام کی منتخب حکومت کو ناکارہ ثابت کر کے ان کے مفادات حاصل ہو جائیں گے لہذا اختلافات پھیلانے اور فرقہ وارانہ فسادات بھڑکانے کی کوشش کر رہے ہیں سامرا کا حالیہ سانحہ اسی کی ایک مثال ہے اس سے قبل بھی انہوں نے سرکارِ دو عالم (ص) کے توہین آمیز خاکہ شائع کر کے اپنے سیاسی مقاصد کی خاطر مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا۔ دونوں حرکتوں کی نوعیت ایک ہی ہے اور پالیسی یہ ہے کہ لوگوں کے مقدسات کی توہین کر کے ان کے جذبات کی آگ بھڑکا کر اپنے مفادات حاصل کریں۔ لیکن نتیجہ کیا ہوا؟ ناکامی ہاتھ لگی! توہین آمیز خاکوں کے خلاف مسلمان متحدہ طور پر اٹھ کھڑے ہیں اور پورا عالم اسلام بڑی طاقتوں سے نفرت کرنے لگا ہے۔ سامرا کے سانحہ سے بہت ساری جگہوں پر شیعہ، سنی متحد ہو گئے ہیں۔ شیعہ سنی علماء متحدہ طور پر جب مذمتی بیان جاری کریں گے تو دشمن کیا کر پائے گا؟ تو دشمن کی پالیسیاں پرانی ہیں سالہا سال سے یہی سازشیں کر رہے ہیں لیکن اب امت مسلمہ بیدار ہو چکی ہے لہذا اس کی ایک نہیں چلتی البتہ اس بیداری کی حفاظت اور شیعہ و سنی بھائیوں کو ایک دوسرے سے قریب لانا ضروری ہے، دلوں کو دلوں سے جوڑنے کی ضرورت ہے۔ دشمن عراق سمیت ہر جگہ مسلکی اور فرقہ وارانہ اختلافات بھڑکانا چاہتا ہے یہ بات عام مسلمانوں کو سمجھانے کی ضرورت ہے۔ عراقی حکومت امریکہ کی ناکامی کی علامت ہے، امریکہ کا اسے اسلام پسند عوام کے لئے جمہوریت قائم کرنے سے روکنا عراق میں اس کی شکست کی دلیل ہے۔ وہ اس غرض سے تھوڑی عراق آئے تھے! وہ تو اس ملک میں اپنے مفادات کی محافظ حکومت قائم کرنے آئے تھے! یہ تھوڑی چاہتے تھے کہ یہاں مراجع اور ذمہ دار علماء کے اشاروں پر چلنے والی اسلام پسند حکومت تشکیل پا جائے گی وہ یہ نہیں چاہتے تھے اور عراقی عوام یہی چاہتے تھے! آخر وہی ہوا جو عوام نے چاہا۔



دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

اب یہ لوگ مشرق وسطیٰ میں امریکی پالیسیوں کی ناکامی کی مثال پیش کرنے والے ملک عراق میں امن وامان کی صورتحال خراب کرنا اور اختلافات بھڑکانا چاہتے ہیں، عوامی مینڈیٹ سے بننے والی حکومت کو اپنی ذمہ داریاں نبھانے سے روکنا چاہتے ہیں۔ انشا اللہ اس میں بھی ناکام ہوں گے۔ ایرانی عوام کی طرح عراقی عوام بھی ہوشیاری سے ان کی پالیسیوں کا مقابلہ کریں گے۔

دعا ہے کہ پرودگار متعال آپ کی مدد و نصرت فرمائے،

آپ کی ہدایت فرمائے تاکہ آپ بے پناہ حوصلوں اور امیدوں کے ساتھ عوام کے حوصلے اور امیدیں بڑھاتے رہیں، ہر کام احسن طریقہ سے انجام دیجئے اور احساس کیجئے کہ ترقی ہو رہی ہے مطلب یہ ہے کہ جب آپ خود زمینی حقائق کا مشاہدہ کریں تو محسوس کریں کہ پیشرفت و ترقی ہوئی ہے۔ خداوند متعال آپکو ہمیشہ کامیاب و کامران بنائے۔

والسلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ